محمد عمر فاروق

قادیانی سقوطِ ڈھاکہ کے خفیہ کردار

حمود الرحمن کمیشن رپورٹ کی اشاعت پر فوجی و سول حلقوں میں لے دے کا سلسلہ جاری ہے رپورٹ کے بعض اہم حصے ابھی تک حکومتی مصلحتوں کی وجہ سے شائع نہیں کیے گئے۔ جہاں مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں بیرونی قوتوں کی پس پردہ کارروائیوں سے پردہ نہیں اٹھایا گیا وہیں سقوط ڈھاکہ میں ملوث نقاب پوش قادیانی جماعت کے خفیہ اور علانیہ سازشی کردار کو بھی اوپن نہیں کیا گیا ہے۔ بیرونی ملکوں کی سازشوں میں کئی فوجی اور سول حکام، بیور کریٹوں اور سیاستدانوں کے علاوہ وہ بین الاقوامی دھشت گرد، تخریبی گروہ (قادیانی) بھی اپنے ان آقاؤں کا آلہ کار بنا ہوا تھا۔ جسے خود سامراج ہی عالم اسلام کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے وجود میں لایا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد قادیانی وطن عزیز پر شب خون مارنے کے چکر میں تھے۔ 1952ء میں بلوچستان کو قادیانی ریاست بنانے کی کوشش کی گئی لیکن 1953ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت نے ان کے اس منصوبے کو ناکام بنا دیا۔ بعد ازاں عالمی استعماری طاقتوں نے مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے کاٹ ڈالنے کا پروگرام بنایا تو استعمار کے ازلی گماشتے قادیانی ان کی شہہ پا کر سرگرم ہو گئے۔ قادیانی یہ خیال کرتے تھے کہ سیکولر بنگلہ دیش ان کی ارتدادی سرگرمیوں کے لیے زرخیز زمین ثابت ہوگا۔ جبکہ کمزور مغربی پاکستان کے بھارت کے زیر قبضہ آجانے میں کچھ دیر نہ لگے گی۔ اس طرح وہ امریکہ کی پشت پناہی اور بھارت کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے قادیانی اقتدار قائم کر لیں گے۔ جس کی پیشگوئی اُن کے سربراہ آنجہانی مرزا قادیانی نے کر رکھی ہے۔

قادیانی استعماری ایجنٹ پاکستان پر اپنے اقتدار کے سورج کے طلوع ہونے کے خواب دیکھنے لگے۔ قادیانی امت عالمی قوتوں کی آشیر باد پر پاک سرزمین کو تقسیم کرنے کے لیے کمر بستہ ہو چکی تھی۔ جیسا کہ ممتاز بنگالی سیاستدان مولوی فرید احمد نے 1970ء میں اپنی کتاب "دی سن بی یانڈ کلاؤڈز" میں لکھا کہ "مؤتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل جناب عنایت اللہ نے کراچی میں مجھے بتایا کہ یہودی، ایم ایم احمد (قادیانی) کی معرفت اپنی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ انہیں تل ابیب سے ہدایات ملتی ہیں۔ قادیانیوں اور یہودیوں کی ساز باز اتنی عیاں ہے کہ نظر انداز نہیں کی جا سکتی" قبل ازیں مولوی فرید احمد نے جنرل یحییٰ کے مارشل لاء سے تین دن پہلے 22، مارچ 1969ء کو مشرقی پاکستان میں علماء کے ایک اجتماع سے خطاب کے دوران بتا دیا تھا کہ "پاکستان کا عالمی سیاست میں ایک منفرد کردار ہے اور اس کے خلاف ایک بین الاقوامی سازش کی جا رہی ہے کیونکہ وہ اسرائیل کے خلاف جنگ کی پشت پناہی کرتا ہے اور سرکاری محکموں میں قادیانیوں کے روپ میں اس کے ایجنٹ موجود ہیں۔"

عالم اسلام کی سب سے بڑی سلطنت پاکستان کے حصے بخرے کرنے کا پروگرام دراصل امریکہ، اسرائیل، بھارت اور قادیانیوں کی دیرینہ خواہش تھی۔ سی آئی اے اس سازش کی براہ راست نگران تھی۔ جس کے متعلق بار بار مقتدر حلقوں، جرنیلوں اور سیاستدانوں کے حضور ارباب فکر و نظر حقائق پیش کرتے رہے۔ لیکن شراب و شباب اور مفادات کی لذتوں نے ان کے دل و دماغ پر کیف و سرور اور مدہوشی کا وہ سحر انگیز ماحول طاری کر رکھا تھا کہ قوم و ملک کی قسمت داؤ پر لگا کر وہ سبھی مہ وشوں کے مکھڑوں پر سے "کالا کالا تل" ڈھونڈنے میں لگے ہوئے تھے۔ عوامی

نیشنل پارٹی کے رہنما مولانا عبدالحمید بھاشانی نے 22 جنوری 1970ء کو ایک اخباری بیان میں انکشاف کر دیا تھا کہ "سی آئی اے پاکستان کو تقسیم کرنے کا ایک منصوبہ تیار کر چکی ہے" بھاشانی نے اس منصوبے کی دستاویز کی ایک کاپی بھی جنرل یحییٰ خان کو فراہم کی تھی۔

مولوی فرید احمد نے ایم۔ ایم احمد کے ذریعے جس صیہونی سازش کا ذکر کیا تھا۔ وہ بنگلہ دیش کے قیام کا منصوبہ تھا۔ جس کی تکمیل کے لیے امریکی، ہندوستانی، یہودی اور قادیانی لابی یکجا ہو کر پاکستان کی شہ رگ پر اپنا دباؤ بڑھاتی جا رہی تھی۔ مسٹر ایم ایم احمد آنجہانی غلام قادیانی کا پوتا اور مسٹر بشیر احمد کا بیٹا تھا جو کہ مختلف ادوار میں وفاقی حکومت میں فنانس سیکرٹری، ڈپٹی چیئرمین پلاننگ ڈویژن اور آخر میں وفاقی حکومت کا اقتصادی مشیر بھی رہا۔ ایم ایم احمد نے اپنی سرکاری حیثیت کو استعمال میں لاتے ہوئے جان بوجھ کر ایسی ضرر رساں پالیسیاں بنائیں تا کہ پاکستان اقتصادی طور پر اتنا کمزور ہو جائے کہ آسانی سے عالمی قوتوں کا شکار بن سکے۔ علاوہ ازیں معاشی عدم مساوات کو مشرقی پاکستان میں اس طرح ممکن بنایا کہ مشرقی پاکستان کے مسلمان مغربی پاکستان کو غاصب خیال کرنے لگے جس سے ان میں علیحدگی کا رجحان سر اٹھانے لگا یہی وجہ تھی کہ ایم ایم احمد کی برطرفی کا مطالبہ مشرقی پاکستان کے عوام کی طرف سے شدت سے کیا جانے لگا۔ بنگالی سٹوڈنٹ لیگ کے صدر المجاہدی نے ایک بیان میں ایم ایم احمد کی پلاننگ کمیشن کی ڈپٹی چیئرمین شپ سے فوراً برطرفی کا مطالبہ کیا کیونکہ ان کے بقول "ایم ایم احمد نے ہمیشہ مشرقی پاکستان کو نظر انداز کیا اور اپنی متعصبانہ پالیسیوں سے مشرقی و مغربی پاکستان میں معاشی تفریق پیدا کی۔

ایم ایم احمد جب جنرل یحییٰ خان کے اقتصادی مشیر تھے تو سیاسی معاملات میں بھی مداخلت سے باز نہیں آتے تھے۔ کیونکہ امریکی وصیہونی مہرے کی حیثیت سے وہ ایک وی آئی پی شخصیت کا درجہ حاصل کر چکے تھے 15 مارچ 1971ء کو شیخ مجیب الرحمن کے ساتھ مذاکرات میں یحییٰ خان کی ٹیم میں ایم ایم احمد بھی شامل تھے۔ جبکہ ان کے علاوہ ولی خان، غوث بخش بزنجو اور ممتاز دولتانہ بھی شریک تھے۔ عوامی لیگ کے رہنماؤں اور ان تینوں سیاسی لیڈروں نے مذاکرات میں ایم ایم احمد کی شرکت پر شدید غم و غصے کا اظہار کیا اور پاکستان کی بقاء کے لیے ان کے وجود کو بہت بڑی رکاوٹ قرار دیا تھا۔ شیخ مجیب الرحمن نے قادیانیوں کے عزائم کو بھانپ لیا اور اپنے ایک بیان میں ایم ایم احمد کی فوری علیحدگی کا مطالبہ کیا۔ آغا شورش کاشمیریؒ کا کہنا تھا کہ "مجیب کے اس بیان کے فوراً بعد چودھری ظفر اللہ خان مجیب سے ملنے ڈھاکہ گئے۔ دوسرے یا تیسرے روز تخلیہ میں ملاقات ہوئی اور آخر وہی ہوا جو مرزائی امت کے ظفر اللہ خان یا ایم ایم احمد سے ٹکراؤ کا نتیجہ ہو سکتا تھا کہ ایم ایم احمد کو علیحدہ کرنے سے پہلے مجیب الرحمن پاکستان سے ہمیشہ کے لیے علیحدہ ہو گئے۔"

شیخ مجیب الرحمن کے ایڈوائزر پروفیسر رحمن سبحان نے ملٹری ایکشن کے دو ماہ بعد "گارڈین" کو اپنے ایک انٹرویو میں بتایا تھا کہ "عوامی لیگ کی ٹیم 25 مارچ کو حتمی مسودے کا باضابطہ انتظار کر رہی تھی لیکن لیفٹیننٹ جنرل پیرزادہ کا متوقع بلاوا نہ آیا بلکہ اس کی بجائے ایم ایم احمد عوامی لیگ کے جواب اور مزید مذاکرات کا انتظار کیے بغیر کراچی پرواز کر گئے تھے۔" قادیانی شاطر ایم ایم احمد اور ظفر اللہ خان کے ذریعے ارض پاکستان کو دولخت کرنے کے شیطانی منصوبے کو آخری شکل دے چکے تھے۔ جیسا کہ ظفر اللہ خان کے اس خط سے ظاہر ہے جو انہوں نے 8 مارچ ۱۹۷۱ء کو اپنے ایک دوست کے نام لکھا جو ان کی کتاب "دی ایگنی آف پاکستان" میں شامل ہے۔ ظفر

اللہ کے خط کا خلاصہ یہ ہے کہ..... اب مشرقی و مغربی پاکستان کے ایک رہنے کا کوئی امکان نہیں رہا ہے۔ ان کو متحد کرنے کی کوشش کرنا لاحاصل ہے۔ لہٰذا خوش دلی کے ساتھ علیحدگی کی فکر کرنی چاہیے۔ظفر اللہ خان لکھتے ہیں۔ کہ اب امساک بالمعروف (اچھی طرح مل کر رہنا) ممکن نہیں رہا ہے۔ تسریح بالاحسان (نیک دلی کے ساتھ علیحدگی) کا راستہ رہ گیا ہے۔''

جب قادیانیوں کی خواہش کے عین مطابق بنگلہ دیش بن گیا تو انہوں نے اپنے مکانوں پر چراغاں کیا۔ شیریں بانٹی اور لاہور و ربوہ میں رقص کیا۔ بد قسمتی سے پاکستان میں کبھی احتساب کی روایت قائم نہ ہو سکی۔ ورنہ پاکستان کی سرزمین کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دینے والے جرنیل، سیاستدان، بیورو کریٹ اور قادیانی گماشتے اپنے عبرتناک انجام سے کسی صورت بچ سکتے اور نہ پاکستان کا وجود زخم زخم ہوتا اور نہ ہی یہ ملک مشکلات و مصائب کے جال میں یوں پھنستا، جیسا کہ آج آزمائشوں کے کڑے امتحانوں اور بحرانوں کی لپیٹ میں ہے۔

بقیہ از ص 14

آپ نے کہا کہ اسلامی نظام ایک دن میں نافذ نہیں ہو سکتا۔ معاف کیجئے گا۔ ہمیں آپ سے اتفاق نہیں۔ یہ ملک اسلام ہی کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ کسی لادینی جمہوری یا اشتراکی نظریے کی بنیاد پر نہیں، تقسیم کے وقت سے لے کر تاہنوز مسلمانانِ پاکستان اسلامی نظام کے نفاذ کے متمنی و منتظر ہیں۔ زمین زرخیز بھی ہے اور پہلے سے تیار بھی اس لئے اس میں یہ بیج فوری طور پر بویا جاسکتا ہے۔ آپ کی بات تو مغرور ذہنوں کی پیداوار ہے۔ بار بار کے مطالبوں کو جب پذیرائی نہیں ملی تو نوجوانانِ ملت اسلام آباد ہی کی طرف مارچ کریں گے۔ دلی، لندن یا واشنگٹن کی طرف نہیں۔ ہماری درخواست ہے نظام اسلام بذریعہ آرڈیننس نافذ کر کے دیکھ لیں، فلاح آپ کے قدم چومے گی۔ ہماری معاشی و معاشرتی بدحالی اور سیاسی جانکنی اساس پاکستان سے بے پناہ عہد شکنیوں کا وبال ہے۔ ابھی وقت ہے ہم سنبھل جائیں۔

مسافرانِ آخرت

● پاکستان کے معروف عالم دین حضرت مفتی سید عبدالشکور ترمذی رحمہ اللہ ● مولانا زاہد الراشدی کے ماموں زاد جناب محمد یونس مرحوم ●مولانا عبدالمنان رحمہ اللہ (والد ماجد حافظ محمد عطاء اللہ احرار، چشتیاں) ● والدہ مرحومہ، حافظ محمد اشرف صاحب (رحیم یار خان) ●والدہ مرحومہ جام حاجی دوست محمد منڈھیرا (ماہڑہ ضلع مظفر گڑھ) ● مجلس احرار اسلام کراچی کے رکن جناب محمود احمد کی خالہ مرحومہ ● جامع مسجد چیچاوطنی کے سابق مؤذن اور مجلس احرار اسلام کے قدیم معاون محترم بابا اللہ بخش مرحوم ● محترم حاجی حق نواز صاحب مرحوم امیر جمعیت علماء اسلام ضلع ملتان

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطاء فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے (آمین) قارئین سے درخواست ہے کہ دعاء مغفرت اور ایصالِ ثواب کا خاص اہتمام فرمائیں (ادارہ)